ہیں مگر ہم ایک کعبہ نہیں بنا سکتے۔"

(۳) "مندر اور مسجد کو تو چونے اور گارے سے جوڑا جا سکتا ہے' لیکن اگر دل ٹوٹ گئے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کونسے چونے اور گارے سے ہم اس کو جوڑیں گے۔"

لالہ زارِ نعت: از لالہ صحرائی' ناشر: مکتبہ' اہل قلم' پوسٹ بکس نمبر ۴۷۵ ملتان۔ ملنے کے تین پتوں میں سے ایک: المنار بک ڈپو' منصورہ' ملتان روڈ لاہور۔ صفحات ۲۴۸' سفید کاغذ' مجلد' قیمت ۱۵۰ روپے۔

ہمارے دوست لالہ صحرائی کبھی کبھی نثر لکھتے تھے تو اسے شعر میں سوچتے تھے' مگر شاعری کی وادی میں مدتوں پہلے دو چار قدم چل کر کنارہ کش ہو گئے۔ بقول مشفق خواجہ یہ تو "ایک ادبی معجزہ" ہو گیا کہ لالہ صحرائی کے صحرائے تخلیق میں یکایک شعر--- اور مسلسل شعر--- نعت کے پیرائے میں کسی ظاہری کدو کاوش کے بغیر اگنے لگے۔

میں نے ان اشعار یا نعتوں کو پڑھتے ہوئے یوں محسوس کیا کہ یہ دل کی باتیں ہیں جو جذبوں کے پُل سے گذر کر وادیٔ شعر میں پہنچیں اور نطق نے پھولوں اور موتیوں جیسے الفاظ طشتوں میں رکھ کر پیش کیے' مگر وہ اپنے سادہ سے الفاظ اپنے ساتھ لائیں۔ میں نے بھی ایک مرتبہ کچھ اشعار کو عنوان دیا تھا' "نغماتِ دل"۔ سو اس وقت ہم لالہ صحرائی کے نغمات سے حظ اندوز ہو رہے ہیں۔ ایک ایک دن میں کئی کئی نعتیں لکھنا اور چند ماہ میں سو سے زیادہ نعتوں کا مجموعہ تیار کر کے محفل میں پیش کر دینا خاصا حیرت انگیز واقعہ ہے۔ آخر نبی اکرمؐ کی محبت کے بیج سے پھوٹنے والی شاعری کچھ رنگِ دگر رکھتی ہے۔ خود لالہ صحرائی کا کہنا ہے کہ

میں نے اپنی تقریباً تمام نعتیں بے اختیاری کے عالم میں لکھی ہیں ---- اکثر الفاظ میرے قلب کی حقیقی واردات ہیں نہ کہ خیال کی جولانی یا الفاظ کی مینا کاری کا نتیجہ!

تمہ کے عنوان سے چونچتی ہے:

اک نعتِ مسلسل ہے مری روح پہ طاری
جب سے کہ ہوا ہوں میں فقط نعتیہ شاعر
یہ سب مری نعتیں ہیں اسی نعت کے ٹکڑے